

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نگاہِ اولیس

مفہوم، محدث، فقیہ، اصولی، ریاضی دان، متكلم، حافظ، قاری، مفتی، جملہ علوم کے متبع، فاضل، شیخ طریقت، مجدد تحریکت اور نعمت گو شاعر امام احمد رضی خان بربیوی محلہ جسول بریلی میں پیدا ہوتے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان، علامہ عبد العلی رامپوری، مرتضی قدری بیگ اور مولانا شاہ ابو الحسین نوری مارہروی سے علوم دینیہ اور مسائل طریقت کا استفادہ کیا، پونے چودہ صال کی عمر میں سند فراغ حاصل کر کے تدریس، افراہ اور تصنیف کی مسند پر فائز ہو گئے۔ ۱۹۴۸ء میں حضرت شاہ آب رسول مارہروی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوتے اور تمام مسلمان میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوتے۔ ۱۹۵۳ء میں والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت اور حج کے لیے گئے وہاں مفتی شافعیہ مولانا سید احمد دحلان اور مفتی حنفیہ مولانا عبدالرحمٰن وغیرہ سے حدیث، تفسیر، فقہ اور اصول کی سندیں حاصل کیں۔ ۱۹۵۷ء میں دوبارہ سفر زیارت کیا۔ مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران نوٹ کے مسائل کے بارے میں "کفل الفقیہ الفاہم" عربی اور بعض سوالات کے جواب میں "الدولۃ الالکریۃ" عربی ضخیم کتاب یادداشت کی مدد سے چند گھنٹوں میں لکھی جس پر حرمین شریفین کے اکابر علماء نے گران قدر تقریبیں لکھی ہیں۔

آپ نے پچاس مختلف علوم و فنون میں ایک ہزار کے لگ بھگ کتابیں لکھیں جن میں سے "فتاویٰ رضویہ" بارہ ضخیم جلدیں میں کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، قرآن کریم کا سلیس و روائی متن تفاسیر کا پخواڑ اور اردو تراجم میں امتیازی شان کا حامل ترجیہ اور "جد المتأر" علامہ ابن عابدین شامی کی شرہ آفاق کتاب "روالمختار" کا پانچ مبسوط جلدیں میں عربی حاشیہ نہایت اہم ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے افراد آپ سے گھری عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کو "الیخہرست" کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔

جب گاندھی کی آندھی چلی اور بڑے بڑے زعامہ "ہندو مسلم اتحاد" کے پر فریب نعرے سے متاثر ہو گئے اس وقت آپ کی ذات گرامی ہی تھی جس نے بروقت کتاب و سنت کی روشنی میں "د قومی نظریہ" پیش کیا اور اتحاد کے اس نعرے کے خوفناک مضمرات سے آگاہ کیا بعد کے حالات و واقعات نے ان کی دورانی کی اور ثرف نگاہی کا ایسا ثبوت ہیسا کر دیا کہ آج کوئی مسلمان "د قومی نظریہ" کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ علوم دینیہ کے جلیل القدر فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ شعر و سخن کا ذوق بھی رکھتے تھے لیکن ان کا ذوق سلیم حمد و شنا اور نعمت و منقبت سے علاوہ کسی صنف سخن کی طرف متوجہ نہیں ہوا، ان کے کلام میں عالمانہ وقار ہے۔ قرآن و حدیث کی ترجیحی ہے، سوز و ساز اور کیف و در ہے آپ کے مشہور زمانہ سلام کی گونج پاک و ہند کے کسی بھی گوشے سے سنی جاسکتی ہے۔

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان

کیوں نہ ہو کس بچوں کی مدحت میں و منقاہ ہے

شریعت و طریقت کا یہ آفتاب ۲۵ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۱ء کو نماز جمعہ کے وقت بریلی شریعت میں روپوشن ہو گیا۔

أَعْالَى الْعِطَا يَا فَلَلْأَصْلَاحِ وَلِلرَّوْا

مشت کردی کے موضوع پر حارسائی کا مجموعہ

علماء ہند سہ (جیو میٹری) کے نزدیک مشت وہ سطح ہے جسے تین خطوط احاطہ کریں، اس کی دو تینیں ہیں

۱۔ وہ مشت جس کا تمام سیدھے خطوط احاطہ کریں اسے مشت مستقیم الا ضلائع کہتے ہیں اس کی علم مساحت میں بحث کی جاتی ہے
۲۔ وہ مشت جس کا تمام سختی (ڈیڑھے) خطوط نے احاطہ کیا ہو جیسے کروہ کی سطح میں فرض کی جانے والی مشت، اسے مشت سطح
اگرہ کہتے ہیں، یہ کروہ کی سطح کا وہ ملکرٹا ہے جسے دو اور غیر معمولی کی تین قویں احاطہ کئے ہوتے ہوں اور ہر قویں نصف دور سے چھوٹی ہو
جیسے علامہ عبدالعلی بر جندی نے زیج الحُجَّۃ بیگی کی شرح میں تصریح فرمائی ہے۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

علمائے ہند سہ بعلمیوس کے زمانہ اور اس کے بعد سینکڑوں سال تک مشت کردی کے مجموعات کو حاصل کرنے میں بہت
مشقتیں اٹھاتے رہے، بعلمیوس نے محضی میں شکل قطاعی بیان کی جس کے ذریعے چھ معلوم اشارے سے ایک نامعلوم شے معلوم ہوئی
ابو نصر ابن عراق کو توفیق آئی سے شکل مفہومی تک رسائی ہوئی کہ آیندہ شرائط کے مطابق مشت کردی کے زادیوں اور ضلعوں میں
تین معلوم چیزوں کے ذریعے تین دوسری چیزوں معلوم ہوتی ہیں۔ پھر اس کی دو شاخیں نکال گئیں۔

پھر شکل ظلی برآمد ہوئی اس کی بھی دو شاخیں ہیں۔ ان کے ذریعے لاکھوں مسائل نکالے گئے ہیں۔ علامہ بر جندی رحمہ اللہ تعالیٰ
نے زیج الحُجَّۃ بیگی کی شرح میں وہ چھ شکلیں (مفہومی اور ظلی اور ہر ایک کی دو دو شاخیں) بیان کی ہیں۔

مجھ فقیر کو ان شکلوں کے دعووں کی شرطوں میں کلام ہے۔ بعض شرطیں بے فائدہ بڑھادی گئی ہیں اور بعض ضروری شرطیں بیان
نہیں ہوئیں۔ میں نے اس موضوع پر ایک رسالہ "الْمَعْنَى الْمُجَلَّ لِلْمَعْنَى وَالظَّلَّ لِلظَّلَّ" لکھا ہے اس میں تفصیل دلائل پیش کئے
ہیں اس کا مطالعہ کیا جاسے۔ تمام اشکال کے مقاصد، جاری کرنے کی شرائط اور عمل کے طریقے میں نے آٹھ شعروں میں جمع کئے
ہیں ۳۷

مولانا غلام سین جونپوری نے زیج بہادر خانی میں مشت کردی کے موضوع پر انتہائی شرح و بسط میں گفتگو کی ہے اس سلسلے میں
چھ خطوط ذیر بحث آئے ہیں (۱) جیب (۲) ظل (۳) قاطع (۴) جیب التام (۵) ظل التام (۶) قاطع التام، ان کی جدوں (نقشے) انھوں
نے تقریباً ساٹھ صفحات میں دی ہیں ۳۸

اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو پچاس سے زیادہ علوم میں بے مثال ہمارت عطا فرمائی تھی، علوم قرآنیہ، احادیث

لہ محمد اعلیٰ ابن علی تھانوی، کشاف اصطلاحات الفتوح (مطبوعہ تبران ۱۹۶۰ء) ج ۱ ص ۳۷۱۔ ۳۸ میں امام احمد رضا بریلوی تخلیص علم مشت کردی فارسی (قلی)، ص ۱
سلہ محمد ظفر الدین بخاری، مولانا : الجواہر والیراقیت فی علم التوقیت (مرداد آباد، ۱۹۲۳ء) ص ۹۸

نبویہ اور فقہ میں ان کی وسعت نظر کا ایک جہاں معترف ہے، علم سینت اور تو قیت میں یہ عالم تھا کہ معاصرین میں کوئی ان کا پاسنگ بھی نہیں تھا۔

علم مشتمل کردی، سمت قبلہ معلوم کرنے میں مفید اور معاون ہے اس لیے انہوں نے اس پر خاص توجہ فرمائی اور اس موضوع پر کئی رسائل قلمبند فرمادیئے کئی ابجات تنوخداں کے اپنے فکر کا نتیجہ ہیں، ایک اقتباس (ترجمہ) ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

یہ مقالہ وہ ہے جس کی فقیر کو توفیق دی گئی ہے۔ اس کے دلائل اور احکام میں نے اپنے فکر سے انتباہ کئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔ میں اس سے عفو و عافیت اور راہِ راست کی ہدایت مانگتا ہوں۔

مشتمل کردی قائم الزادیہ میں عقلی طور پر اضلاع کے لحاظ سے دس صورتیں متصور ہیں (۱) تینوں ضلعے ایک ایک چوتھائی ہوں۔ (۲) دو چوتھائی، چوتھائی اور تیسرا ان سے چھوٹا ہوں (۳) دو رباع، رباع ہوں اور تیسرا بڑا (۴) ہر ایک رباع سے چھوٹا ہوں (۵) ایک ضلع رباع سے چھوٹا اور دو بڑے ہوں (۶) ہر ایک بڑا ہو (۷) ایک ضلع رباع سے بڑا اور دو چھوٹے ہوں (۸) ایک ضلع رباع اور دو بڑے ہوں (۹) ایک ضلع رباع اور دو چھوٹے ہوں (۱۰) ایک رباع، دوسرا چھوٹا اور تیسرا بڑا ہو۔

ان تمام صورتوں میں مشتمل کا ایک زادیہ تو قائمہ ہے، باقی زوایا میں چھ احتمال ہیں (۱۱) دونوں قائمہ ہوں (۱۲) ایک قائمہ دوسرے حادہ (۱۳) ایک قائمہ دوسرہ منفرجہ (۱۴) دونوں حادہ ہوں (۱۵) دونوں منفرجہ ہوں (۱۶) ایک منفرجہ دوسرہ حادہ۔

اس طرح کل عقلی احتمال ساٹھ ہوتے، ان میں سے صرف پھٹکلیں ہو سکتی ہیں ۳۔ کوئی ماہر فن ہی اندازہ لگا سکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی جولانی فکر کیا تک تھی۔ اس وقت مشتمل کردی کے موضوع پر چار رسائل پیش تظر ہیں۔

۱۔ تخلیص مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) دو صفحے ۲۔ وجہ زوایا مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) بارہ صفحے

۳۔ رسالہ در علم مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) سات صفحے ۴۔ رسالہ علم مشتمل کردی چھ صفحے

ابتدائی تین رسائل امام احمد رضا بریلوی کی اپنی تصنیف میں جبکہ اپ کا چوتھا رسالہ کسی کتاب پر تعلیقات ہیں یہ چاروں رسائل اپ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ہیں جن کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کوئی اس فن کا ماہر ان پر تحقیق کرے اور انہیں اردو میں منتقل کر کے ارباب ذوق کو استفادہ کا موقع فراہم کر دے۔

یہ گواہ قدر رسائل حضرت شیخ طریقت مولانا ریحان رضا خاں مدظلہ (بریلوی شریف) اور حضرت مولانا مفتی اختر رضا خاں ازہری مدظلہ (بریلوی شریف) کے پاس ہیں، حضرت مولانا مفتی تقدیس علی خاں مدظلہ شیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ، پیر گوٹھ (سنده) کے توسط سے دستیاب ہوئے ہیں جس کے لیے اراکین مرکزی مجلس رضالاہوران تمام حضرت کے شکر گزار ہیں۔

حضرت مولانا تقدیس علی خاں مدظلہ کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ان رسائل کا یہ نام تجویز فرمایا تھا۔

اعالی العطا یا فی الاضلاع والزوابیا اضلاع اور زوایا کے بیان میں (اللہ تعالیٰ کے) بلند پایہ عطیات

محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۳، ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ

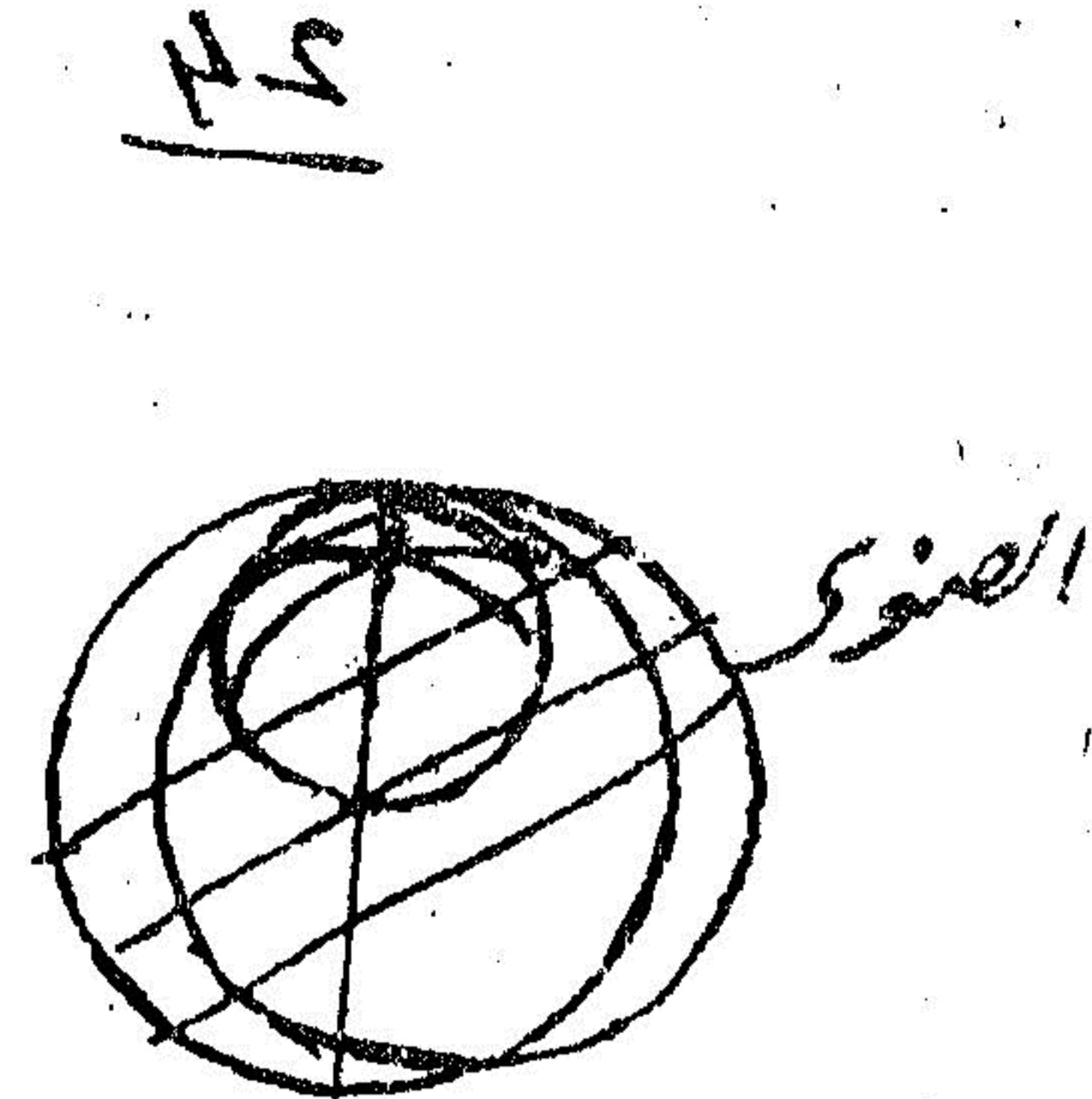
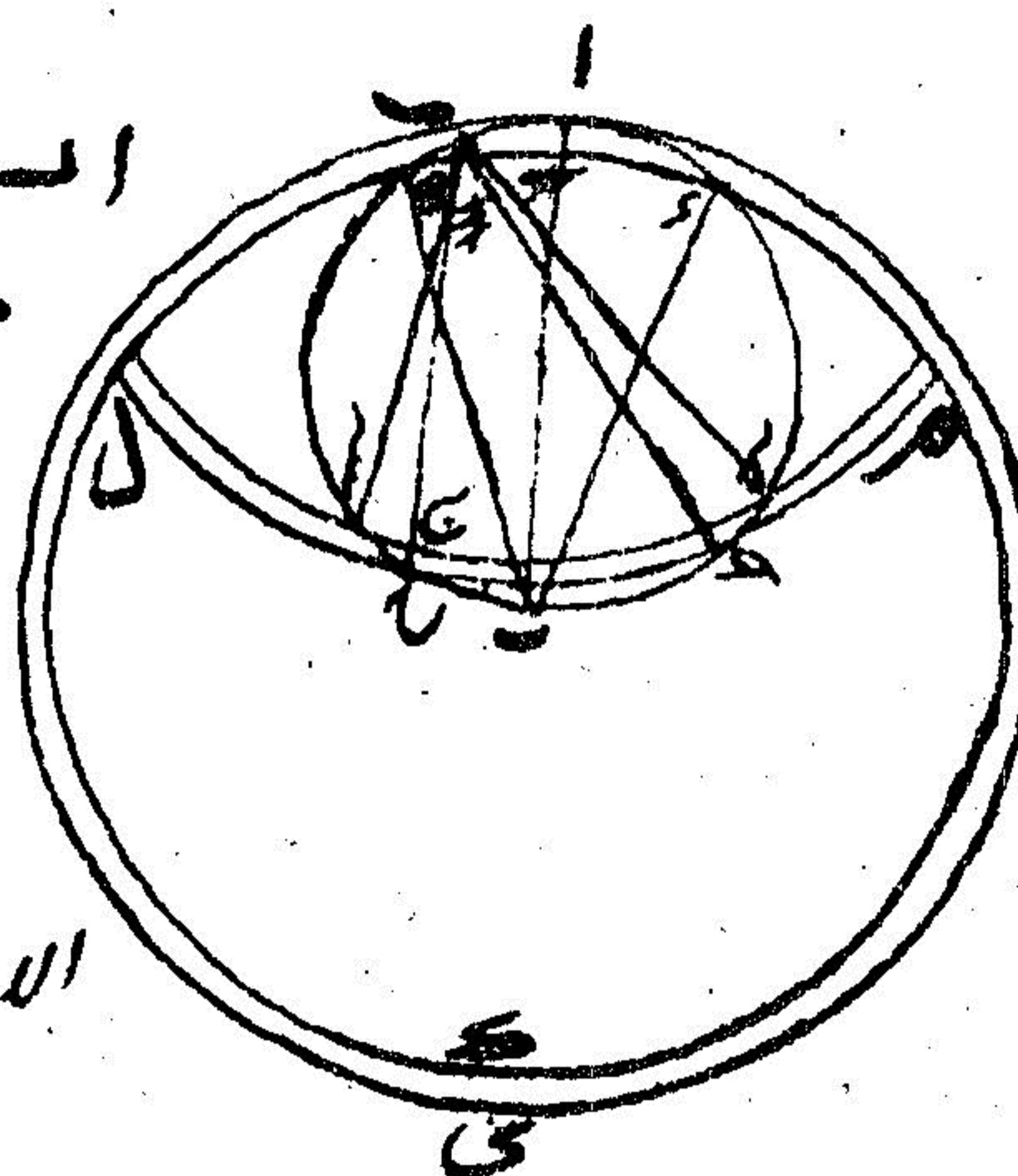
۶، اکتوبر ۱۹۸۳ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعِزَّةِ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِنَا وَآلهِ وَحَلْبِهِ مُجْعِي
 الْكَلَّا وَالْوَلَّا إِذَا وَقَعَ دَرَانٌ مُخْتَفِيَّا فِي دَارَةِ الدَّارَانِ مِنْ دَيْنِنَ فَإِنَّ الْقَوْسَ الصَّنْوِيَّ
 لِلْوَرَاءِ لَا يَهْزُأُ أَصْنَوْنَ نَظِيرَنَاسَ كَرَدَ الدَّوْرَسَ صَنْوَابِرَنَ تَنْظِيرَنَابِلَهَ بَرَقَلَتَنَ الدَّارَانَ
 طَبَقَ حَمْدَنَ وَعَدَلَانَ أَصْنَوْنَ مَسْجِعَهُ تَوْلَهَ
 فَتَقْوِسَ أَحَدَ حَمْدَنَ وَرَسَ حَمْدَنَ دَوْرَسَ
 اَهَنَ اَبَرَنَ دَسَ حَمْدَنَ دَنْقَطَهَ حَمْدَنَ خَمْيَ
 شَابَ زَرَبَ حَمْدَنَ بَجَهَ دَوْرَسَ حَمْدَنَ
 حَمْدَنَ بَجَهَ الْمَهْرَةَ بَجَهَ كَسَ دَوْرَسَ أَحَدَ حَمْدَنَ بَابَ
 بَزَرَ دَوْرَسَ حَمْدَنَ بَجَهَ دَوْرَسَ حَمْدَنَ
 مَسَادَيَّانَ نَهَمَ حَمْدَنَ بَزَرَ دَوْرَسَ اَهَنَ اَبَهَ اَبَهَ اَبَهَ اَبَهَ اَبَهَ اَبَهَ
 الْثَّالِثُ لَا يَنْدَقُ حَمَانَ سَقِيَانَ دَارَةَ دَالَالَلِيلَدَقَ اَدَ حَمَانَ حَمَانَ
 حَمَانَ دَالَالَلِيلَدَقَ حَمَانَ دَالَالَلِيلَدَقَ حَمَانَ دَالَالَلِيلَدَقَ حَمَانَ
 قَاعِيَ حَمَانَ دَالَالَلِيلَدَقَ حَمَانَ دَالَالَلِيلَدَقَ اَحَدَ حَمَانَ دَالَالَلِيلَدَقَ
 دَاهَمَ اَعْنَفَ زَرَبَ حَمَانَ دَاهَمَ اَعْنَفَ دَاهَمَ اَعْنَفَ دَاهَمَ اَعْنَفَ دَاهَمَ
 اوَرَ اَحَدَ حَمَانَ دَاهَمَ اَحَدَ حَمَانَ دَاهَمَ اَحَدَ حَمَانَ دَاهَمَ اَحَدَ حَمَانَ

نحو ما ذكرنا في المقدمة

الى مدار دائرة الحوت
جعل مدار دائرتين
بعد ذلك دائرة اخرى
فهي قصبة يحيى بن زيد الراية
الى كل ايمان ما ساكيها



بعد حركة عزم الكواكب في فلكها من طرف عن جنب الفلك متساوين
فليس بحاجة إلى حمل على دور واحد استثنى حركة القطب
الفلكي خارج دائرة الحوت وهو يحيى بن زيد الراية
ويمتد بحسب حركة المطراف معه فلك من عذبة التي تسمى
دار الفلك طولاً لدوره وكل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية
من طرف القطب مثل دارة زيزاره ابدياً خلاف فضمه والوزن لكن كل دورة من حبيبة الفلكي المطراف هو
وزير أكبر من اكبر حركة يحيى بن زيد فالفرق بين دورة زيزاره ودورة فلك يحيى بن زيد

~~مقدمة مختصرة في علم الفلك~~
 مركب صفيحة ~~الكتل~~ كل خط مستقيم يمر بمركز صفيحة
 ينبع من دورها وهو دورة يحيى بن زيد الراية كل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية او زيزاره
 ينبع من دورها وهو دورة يحيى بن زيد الراية كل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية او زيزاره
 دورة يحيى بن زيد الراية كل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية كل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية
 كل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية كل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية كل دورة من حبيبة يحيى بن زيد الراية

صـلـةـ مـنـ خـلـقـهـ فـيـ حـرـمـةـ مـسـكـوـنـاـ

وَمِنْ كُلِّ شَدَّةٍ فَضَرْبَ
الْأَرْضِ مَحْمَدٌ
بِحَمْدِهِ أَعْلَمُ
كُلِّ شَدَّةٍ

ح و اخْرَقَ قَدْرَ طَبَقِ
نَطَافَ فَنَدَ اطْفَلَ خَلَقَ
نَفَّلَ اَوْ عَوَّلَ وَلَدَ
مَنْزَلَهُ كَلَّا مَنْزَلَهُ
نَذَلَهُ اَسَاحَهُ خَلَعَهُ
نَكَلَهُ مَنْجَلَهُ دَلَالَهُ

لهم إني أنت معلم الناس
أنت أعلم الناس بآياتك
أنت أعلم الناس بآياتك
أنت أعلم الناس بآياتك

•
•
•

25

۲۶

4